35726 ـ سودی بنكوں كے حصص سے چھٹكارا كيسے ؟

سوال

ايک شخص نے سودی لين دين كرنے والے بنک كے حصص خريدے اور وہ اس سے چھٹكارا حاصل كرنے كے ليے كيا كرے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سودی لين دين كرنے والے بنكوں يا سود پر قائم كمپنيوں كے حصص كی خريداری كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ اس ميں سود خوری ہے، كيونكہ حديث ميں ہے:

" رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے سود خور اور سود كھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1597).

اسلامی فقہ اكيڈمی كی ساتويں كانفرنس جو (1412 ھـ) جدہ ميں منعقد ہوئی ميں درج ذيل قرار پاس كی گئی:

" جن كمپنيوں كی اساس اور بنياد ہی حرام غرض پر ہو مثلا سودی لين دين، يا حرام اشياء كی تياری، اور اس كی تجارت تو اس ميں شراكت حرام ہے " انتہی.

ديكھيں: مجلة المجمع الفقهی عدد نمبر (7) جلد اول صفحہ (711).

دوم:

جو ان حصص كی خريداری ميں مبتلا ہو چكا ہو اس پر واجب ہے كہ وہ اس سے اللہ تعالی كے ہاں توبہ و استغفار كرے، اور اپنے اس فعل پر ندامت كا اظہار كرتا ہوا آئندہ كے ليے ايسا نہ كرنے كا پختہ عزم كرے، اور اس بنک يا كمپنی سے لين دين منقطع كر كے خارج ہو جائے، اور ان حصص كو فروخت كردے، اور اسے صرف اپنا اصل مال ہی لينے كا حق حاصل ہے اس كے علاوہ جو زائد مال ہوگا وہ اسے نيكی و بھلائی كے كاموں ميں خرچ كر دے.

مستقل فتوی كميٹی كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

میرے ایك كمپنی كے حصص میں شراكت تھی، اور یہ كمپنی پچیس برس قبل دیوالیہ ہوگئی، كمپنی كے كچھ نگران حضرات نے الریاض بنك میں كمپنی كے باقی ماندہ حصص پچیس برس قبل ایك ہزار ریال فی حصہ كے حساب سے خرید لیے، اور اب اس ایك حصہ كی قیمت تیس ہزار ریال ہے، مجھے اس وقت رقم كی ضرورت بھی ہے، كیا میرے لیے حصہ كی موجودہ قیمت كے حساب سے رقم حاصل كرنی جائز ہے ؟

یہ علم میں رہے كہ انہوں نے ریاض بنك میں حصص كی خریداری ہمارے علم كے بغیر ہی كی، جس كا ہمیں اس مكمل عرصہ میں علم نہیں تھا ؟

كمیٹی كے علماء كا جواب تھا:

" آپ ساری رقم حاصل كریں، اصل رقم بھی اور اس كا فائدہ بھی، پھر اصل رقم ركھ لیں، كیونكہ یہ آپ كی ملكیت ہے، اور فائدہ كو نیكی و بھلائی كے كاموں میں خرچ كر دیں؛ كیونكہ یہ سود ہے، اور اللہ تعالی آپ كو اپنے فضل و كرم سے غنی كر دیگا، اور اس كے عوض میں آپ كو بہتر عطا فرمائے گا، اور آپ كی ضروریات پوری كرنے میں بھی مدد كریگا، كیونكہ جو كوئی بھی اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرتا ہے، اللہ تعالی اس كے لیے نكلنے كی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی ایسی جگہ سے عطا كرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو كوئی اللہ تعالی پر بھروسہ كرتا ہے اللہ تعالی اس كے كافی ہو جاتا ہے " انتہی.

دیكھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (13 / 506).

مستقل فتوی كمیٹی كے فتاوی جات میں درج ذیل فتوی بھی درج ہے:

" سودی بنكوں یا سود كا لین دین كرنے والی كمپنیوں میں شراكت كرنا جائز نہیں، اور اگر شراكت كرنے والا شخص اپنی اس سودی شراكت سے چھٹكارا حاصل كرنا چاہے تو وہ ماركیٹ كے ریٹ كے مطابق اپنے حصص فروخت كر كے صرف اپنا اصل مال ركھے، اور باقی رقم كو نیكی اور بھلائی كے كاموں میں خرچ كردے، اور ان حصص كے فوائد یا سودی نفع میں سے كچھ رقم بھی لینا جائز نہیں.

لیكن اگر كسی ایسی كمپنی میں شراكت ہو جو سودی لین دین نہیں كرتی تو پھر اس كا نفع حلال ہے " انتہی.

دیكھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (13 / 508).

واللہ اعلم .